طریقه محفلِ سماع
سلسله عالیه سراجیه حقانیه

1. بیان
2. ذکرِ چشتیه
3. تلاوتِ قرآنِ پاک
4. حمد
5. نعتیه کلام
6. منقبت سلسله
7. شجره شریف
8. عشقیه کلام تا که سامعین کے قلوب میں آتشِ عشق کے شعلے بھڑک اٹھیں اور پرواز میں مدد ملے
9. کلامِ توحید و فنا (فنا فی اللہ) جس سے سالکین مراقب ہر کر مراقبۂ فنا میں چلے جائیں
10. کلامِ فناء الفنا: لاتعین اور احدیت کی طرف رجوع
11. کلامِ عبودیت و بقا (بقا باللہ): تسلیم و رضا، عجز و انکساری اور نیستی
12. رَنگ
13. دعا۔

یاد رہے که محفلِ ذکر و نعت میں ہر کلام سے پہلے درود شریف پڑھا جاتا ہے اور کبھی کبھار سلام و قیام بھی کیا جاتا ہے مگر محفلِ سماع میں یه سب نہیں کیا جاتا۔

صرف مستند بزرگوں کا کلام پڑھا جائے۔ فارسی یا عربی کلام کی صورت میں اس کے ترجمے کو بھی گرہ کی صورت میں شامل کیا جائے تا که تمام سامعین کو سمجھ آ سکے۔ ہجر پڑھنے سے اجتناب کیا جائے۔

کلام برائے محفلِ سماع

محرم ۱۴۳۰ھ، جنوری ۲۰۰۹ء

حمد

نعت

کلام: حضرت علی سلطان قریشی سراجی حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

زباں پہ نامِ محمد سجائے پھرتے ہیں　　ہم اپنے دِل کو مدینہ بنائے پھرتے ہیں
مِلی ہے مُرشدِ کامِل کی جب نظر سے نظر　　نجف کی خاک کا سُرمہ لگائے پھرتے ہیں
اُنہیں غرض نہیں تسلیم و سلسبیل سے کچھ　　جو جام عشقِ نبی کا چڑھائے پھرتے ہیں
کریں جو غور تو یہ خاکی اور نوری سب　　ثنائے احمد مرسل سُنائے پھرتے ہیں
علیؔ یقین ہے کہ آئیں گے وہ ہمارے گھر　　ہم اُن کی راہ میں پلکیں بچھائے پھرتے ہیں

منقبت

کلام: حضرت عبد الحق سرجی حقانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خدا دارم خدا دارم محمد مصطفیٰؐ دارم　　فلاحِ دو جہاں دارم محمد مصطفیٰؐ دارم
زہے نامِ محمد اثر پُر تاثیر ذاتِ او　　بریں نازم بریں نازم محمد مصطفیٰؐ دارم
ابو بکرؓ و عمر فاروقؓ، عثمانؓ و علی حیدرؓ　　زہے یارانِ او دارم محمد مصطفیٰؐ دارم
حُسینؓ و حسنؓ، علی زہرہؓ، علی اکبرؓ، علی اصغرؓ　　شاہ زین العابدینؓ دارم محمد مصطفیٰؐ دارم
شاہ باقرؓ، جعفرؓ و موسیٰ رضاؓ، تقیؓ و نقی عسکرؓ　　امامِ مہدیؓ دارم محمد مصطفیٰؐ دارم
خوشا تاثیر ذکرِ حق کہ باطل سرنگوں گردد　　چہ ضربِ حیدریؓ دارم محمد مصطفیٰؐ دارم
غلامم سلسلۂ قادریؒ و چشتیؒ و صابرؒ　　فلاحِ دو جہاں دارم محمد مصطفیٰؐ دارم
فیوضِ نقشبندؒ و سہروردؒ و ہم قرن دارم　　عقیدت با جمیع اولیائے مصطفیٰؐ دارم
فخرِ دارم بریں نسبت کہ حقِ فیضِ سراج الحقؒ　　رموزِ معرفت دارم محمد مصطفیٰؐ دارم

...

کلام: احمد نیاز صاحب

خانقاہِ چشت میں جس نے قدم پہلا رکھا
دوسرا پھر اُس کا قدم عرش کے بالا پڑا
قاب قوسین اُسکے آگے ایک ہے ادنیٰ مقام
واں پہنچ کر کچھ نہ پوچھو کیا سے کیا پھر کیا ہوا
نقشِ ہستی مِٹ گیا نام و نشاں سب اُٹھ گیا
صاف مطلع ہوگیا جو تھا یہاں واں کچھ نہ تھا
سخت مشکل ہے دلا اُس کا پھر آنا اِس طرف
وہ نہ اِن مردوں میں ہے جن کو مسیحا لے جلا
کیا ہی جی کو بھاتی ہیں باتیں یہ تیری اے نیازؔ
قول حق ہم تو سمجھتے ہیں میاں تیرا کہا

شجرہ شریف (اسمائیہ منظوم)

حق حق حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ م بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلفَ اَلفِ مَرَّۃٍ

شجرۂ عالیہ چشتیہؒ صابریہؒ قدوسیہؒ سراجیہؒ حقانیہؒ

اصلہا ثابت وَّ فرعہا فی السَّمآء

بندۂ پروردگارم اُمتِ احمدؐ نبی
دوست دارِ چار یارم تابع اولادِ علیؓ
مذہبِ حنیفہ دارم ملتِ حضرت خلیلؑ
خاکپائے غوثِ اعظمؒ زیرِ سایہ ہر ولی
حمد بے حد ہے خُدائے پاک کو
اور سلام اُس سیدِ لولاکؐ کو
رحمتِ حق ہو جیو اُن پر مُدام
آل اور اصحاب پر اُن کے تمام
بعد اس کے شجرۂ پیرانِ چشت
نظم میں پڑھ تُو جو ہو اہلِ بہشت
کر تو اول نامِ مُرشد سے شروع
اور جنابِ کبریا میں ہو رجوع
نامِ نامی لے ریاض الحقؒ کا
چشم و دل کو ہو عطا نور و ضیا
واقفِ رازِ حقیقت باخدا
رونقِ بزم محمد مصطفیٰؐ
حضرتِ مخدوم عبد الحقؒ شاہ
دستگیر اور منبعٔ جود و سخا
ہادئی راہِ خدا و مصطفیٰؐ
شاہ سراج الحقؒ با نور و ضیاء
مُرشدِ پاکاں محمد باحسینؒ
ابنِ حیدر، مصطفیٰؐ کے نورِ عین
دستگیر و پیشوا حافظ حسینؒ
شاہ فقیرؒ بادشاہ کے نورِ عین
ہادئی راہِ خدا و دستگیر
مقتداء و پیشوا و شاہ فقیرؒ
مقتداء و پیشوا و نورِ عین
یعنی وہ ہیں حضرتِ شاہِ حسینؒ
مرشد اُن کے حافظِ قرآں ہیں
عبد الرحمٰنؒ کاملِ انسان ہیں
مرشد اللہ اُن کے ہیں مُلّا فقیرؒ
نامِ خاص عبد الکریمؒ دستگیر
مرشد ان کے شاہ عنایتؒ اللہ ہیں
رات دن مشغول ذکر اللہ ہیں
عُرف میں میراں جی سید شاہ بھیکھؒ
بُو سعیدؒ نامِ پاک ان کا تُو سیکھ

شاہ ابو المعالیؒ وہ مقبولِ خُدا   یاد میں حق کی ہیں وہ صبح و مسا
شیخ داؤدؒ اور گنگوہ ان کی جا   شیخ صادق بو سعیدِؒ با صفا
اور نظام الدینؒ بلخی راہ نما   ہیں جلال الدینؒ، تھانسیر ہے جا
قطبِ عالم عبد القدوسؒ ان کا نام   ہیں محمد شیخ عارفؒ ذوالکرام
احمد عبد الحقؒ، ردولی ان کی جا   اور جلال الدینؒ کامل اولیاء
ہیں وہ شمس الدینؒ شمس الحق و دین   عارفِ با اللہ ہیں وہ بالیقین
احمدِ صابر علاؤ الدین علیؒ   حضرتِ مخدومؒ بے شک ہیں ولی
ہیں فرید الدینؒ وہ گنجِ شکر   خواجہ قُطب الدینؒ دھلی پُر اثر
ہیں معین الدینؒ امامِ چشتیاں   خواجۂ ہند الولی فخرِ زماں
خواجۂ عثمان، ہاروَن اُن کا مقام   ہیں شریفِ زندنیؒ حاجی ہے نام
خواجہ قطب الدین مودودیؒ لقب   خواجہ یوسفؒ ناصر الدین با ادب
ہیں محمد زاہدؒ مقبولِ دین   ہیں ابی احمدؒ وہ ابدالِ اولین
ہیں ابو اسحاقؒ شام ان کا مقام   اور علو ممشادؒ دینوری ہے نام
ہے ہبیرہؒ نام، بصرہ ان کی جا   ہیں حذیفہؒ مرعشی اہلِ صفا
حضرتِ سلطان ابراہیمؒ شاہ   ابنِ ادھم بلخئ با عز و جا
ہیں فُضیل ابن عیاضِؒ با خدا   عبد الواحدؒ ابنِ زید راہنما
ہیں حسن بصریؒ وہ ہادی پیشوا   ہیں امامِ دو جہاں وہ مقتدا
ہیں امیر المومنینؓ مشکل کُشا   بُو تُرابِ مرتضیٰؓ شیرِ خُدا
ہیں محمد مصطفیٰؐ صلو علیہ   ہیں رسولِ رہنماؐ صلو علیہ
اِن کی ارواحوں کی برکت سے اِلٰہ   خیرو برکت، خیرو برکت ہو عطا
دین و دُنیا میں رہیں ہم با خُدا   ہر مریضِ لا دوا کو ہو شفا
بے پِسر کو تُو پِسر کر دے عطا   دشمنِ بدبخت سے ہم کو بچا
کجرووٗں کو راستہ سیدھا دکھا   شرِ شیطانی سے تو ہم کو بچا
لقمۂ طیّب ہمیں تو کر عطا   کلمۂ طیّب نزع میں ہو ادا
اک گدا تیرا ہوں میں یا مصطفیٰؐ   ہوں لگاتا آپ کے در پہ صدا
بخشوانا روزِ محشر عاصیاں   والدین و خویش و اقرب باقیاں

کلام

کلام: بیدم وارثی صاحب

کبھی یہاں لیے ہوئے، کبھی وہاں لیے ہوئے   پھری ہے جستجو تِری کہاں کہاں لیے ہوئے
زمین و دِل کی خاک ہے صد آسماں لیے ہوئے   تنزّلاتِ عشق میں ترقّیاں لیے ہوئے
دِل و جِگر لیے ہوئے متاعِ جاں لیے ہوئے   کِسی کا ناوکِ نظر تلاشیاں لیے ہوئے
اِسی گلی سے آئی ہے شمیمِ زلف لائی ہے   نسیمِ صبح آئی ہے تسلّیاں لیے ہوئے

مِرے غمِ نہاں میں ہے نویدِ عشرت آفریں
بہار ہی بہار ہے مِری خزاں لیے ہوئے

ہماری آہ کے شرر ہمیں کو پھونکنے لگے
ہوا کے جھونکے آئے ساتھ بجلیاں لیے ہوئے

تیری گلی میں ماہ رُو، پڑے ہوئے ہیں چار سُو
تمام ذرّے خاک کے تجلّیاں لیے ہوئے

نہ قُربِ گُل کی تاب تھی نہ ہجرِ گُل میں چَین تھا
چمن چمن پھرے ہم اپنا آشیاں لیے ہوئے

نگاہِ اہلِ راز میں حقیقتِ مجاز میں
ہماری بے نشانیاں تِرا نشاں لیے ہوئے

اُٹھے ہیں حشر میں فِدائے کوئے یار اِس طرح
جبیں میں سجدے دِل میں یادِ آستاں لیے ہوئے

نہ دِل مِلے گا بیدمؔ اور نہ دِل کی حسرتیں کہیں
کہ گُم ہوا ہے یوسف اپنا کارواں لیے ہوئے

...

کلام: احمد نیاز صاحب

عشق میں تیرے کوہِ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاطِ زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

پوچھو نہ مجھ خراب سے یارو صلاح کار تم
اپنے تو اب نہیں ہوش بجا جو ہو سو ہو

مجھ سے مریض کو طبیب ہاتھ تو اپنا مت لگا
اِس کو خدا پے چھوڑ دے بہر خدا جو ہو سو ہو

عقل کے مدرسہ سے اُٹھ عشق کے میکدہ میں آ
جامِ فناء و بے خودی اب تو پیا جو ہو سو ہو

لاگ کی آگ لگتے ہی پنبہ نمط یہ جل گیا
رختِ وجود جان و تن کچھ نہ بچا جو ہو سو ہو

دیدہ و دِل بہم ہیں ایک سوجھ میں اور بوجھ میں
آنکھوں کے سامنے عیاں دِل میں بسا جو ہو سو ہو

ہجر کی جو مصیبتیں عرض کی اُس کے رُو برو
ناز و ادا سے مُسکرا کہنے لگا جو ہو سو ہو

ہستی کے اِس سراب میں رات کی رات بس رہے
صبحِ عدم ہوئی نمود پانْوں اُوٹھا جو ہو سو ہو

دنیا کے نیک و بد سے کام ہمکو نیازؔ کچھ نہیں
آپ سے جو گُزر گیا پھر اُسے کیا جو ہو سو ہو

...

کلام: احمد نیاز صاحب

یار کو ہم نے جا بجا دیکھا
کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا

کہیں ممکن ہوا کہیں واجب
کہیں فانی کہیں بقا دیکھا

کہیں بولا بلیٰ وہ کہہ کے الست
کہیں بندہ کہیں خدا دیکھا

کہیں بیگانہ وش نظر آیا
کہیں صورت سے آشنا دیکھا

کہیں وہ بادشاہ تخت نشیں
کہیں کاسہ لیے گدا دیکھا

کہیں عابد بنا کہیں زاہد
کہیں رندوں کا پیشوا دیکھا

کہیں رقاص اور کہیں مطرب
کہیں وہ ساز باجتا دیکھا

کہیں وہ در لباسِ معشوقاں
برسرِ ناز اور ادا دیکھا

کہیں عاشق نیازؔ کی صورت
سینہ بریاں و دِل جلا دیکھا

...

کلام: خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہے عشق دا جلوہ ہر ہر جا
سبحان اللہ، سبحان اللہ

خود عاشق خود معشوق بنیا
سبحان اللہ، سبحان اللہ

خود بلبل تے پروانہ ہے
گُل شمع اُتے دیوانہ ہے

تھی چاند چکور نوں موہ لیا
سبحان اللہ، سبحان اللہ

کدھیں موسٰی تھی میقات چڑھے
دِل وعظ کرے توریت پڑھے

کدھاں عیسٰی یحییٰ زکریا
سبحان اللہ، سبحان اللہ

کتھے راز انا الحق فاش تھیا
کتھے سبحانی دا ورد پڑھیا

کتھے اِنّی عبد رسول کہیا
سبحان اللہ، سبحان اللہ

ہے پِیت فرید دی، ریت عجب
ہے درد تے سوز دی گیت عجب

سُن سمجھو سارے، اہلِ صفا
سبحان اللہ، سبحان اللہ

...

کلام: خواجہ محمد یار فریدی رحمۃ اللہ علیہ

کون ہے جو میرے درد کا درماں سوچے
کون ہے وہ جو میرے کُفر کا ایماں سوچے

نہ ہی مُسلم ہوں نہ کافر نہ گدا ہوں نہ خدا
مجھے سوچے تو کوئی سربگریباں سوچے

سب سے مِلتا ہوں مگر سب سے جُدا رہتا ہوں
وہ حقیقت ہوں جِسے عشق کا ناداں سوچے

شیخ کا وہم برہمن کا گُماں کیا سوچے
کیوں مجھے فلسفیٔ خاک بداماں سوچے

نہ محمد ہوں نہ احمد نہ ہوں واحد نہ احد
مجھے سوچے تو فقط حیرتِ حیراں سوچے

...

کلام: پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نہ رہی وہ بزمِ عشرت، نہ وہ عیشِ جاودانا
تِری اِک نظر نے لُوٹا، مِری عُمر کا خزانا

نہ کہیں کا تُو نے چھوڑا، مُجھے گردشِ زمانا
نہیں ڈھونڈنے سے مِلتا، کہیں اَب کوئی ٹھکانا

مِرے بدنصیب دِل کو، نہ مِلا کہیں ٹھکانا
نہ حریمِ لالہ و گُل، نہ قفس، نہ آشیانا

یہی عینِ بندگی ہے، یہی رمزِ عارفانا
تِرے آستاں پہ جانا، تِرے دَر پہ سَر جُھکانا

مِرا آخری سہارا تو یہ قُرب ہے تُمہارا
جسے آسرا دیا ہے، اُسے یوں نہ چھوڑ جانا

نہ وہ قُربتیں، نہ جلوے، نہ وہ روز و شب میسّر
جسے ڈھونڈتی ہیں نظریں، وہ گُزر گیا زمانا

نہ وہ دور مئے کشوں کے، نہ وہ شور میکدوں کے
ترے سنگِ در سے مجھ کو، یہ مِلی ہے سَر بُلندی
مِرے ساتھ تُو رہے گا تو زمانہ کیا کہے گا
یہ وفاؤں کا صِلہ ہے، یہ کرم کی اِنتہا ہے
نہیں اُن کی ذات سے کچھ، مجھے اے نصیرؔ نسبت

ذرا آنکھ میں نے جھپکی، تو بدل گیا زمانا
مرا تاجِ سروری ہے، تِری خاکِ آستانا
مِری اِک یہی تَمنّا، اُسے اِک یہی بہانا
مجھے اُس نے اپنا سمجھا، مجھے اُس نے اپنا جانا
مَیں گُلِ خزاں رسیدہ، وہ بہارِ جاودانا

...

رنگ
کلام: حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

دوہے (رنگ سے پہلے گرہ):
خسرو رین سہاگ کی ، جاگی پی کے سنگ
تَن میرو مَن پیو کو ، دوؤ بھئے اِک رنگ

رینی چڑھی رسول کی ، سو رنگ مولا کے ہاتھ
جن کا چولا رنگ دیا ، سو دھن دھنوا کے ساتھ
اے ماٹی کے دیوڑو ، تم سُنیو ہَمری بات
آج خواجہ کے گھر رنگ ہے ، تم جَگیو ساری رات

کلام (رنگ):
آج رنگ ہے اے ماں رنگ ہے ری
مورے خواجہ کے گھر رنگ ہے ری
مورے محبوب کے گھر رنگ ہے ری

موہے پیر پایو ، مُعین الدّین اولیاء
مُعین الدّین اولیاء ، قطب الدّین اولیاء
قطب الدّین اولیاء ، فرید الدّین اولیاء
فرید الدّین اولیاء ، علاؤ الدّین اولیاء
علاؤ الدّین اولیاء ، شمس الدّین اولیاء

میں تو جب دیکھوں مورے سنگ ہے ری ماں
مورے خواجہ کے گھر رنگ ہے ری

موہے پیر پایو ، علاؤ الدّین اولیاء

موہے پیر پایو ، علاؤ الدّین اولیاء
علاؤ الدّین اولیاء ، سراج الحق اولیاء

موہے پیر پایو ، سراج الحق اولیاء
سراج الحق اولیاء ، شاہ عبد الحق اولیاء
عبد الحق اولیاء ، ریاض الحق اولیاء

میں تو جب دیکھوں مورے سنگ ہے ری ماں
مورے خواجہ کے گھر رنگ ہے ری

میں تو تورا رنگ بھُل گئی رے ماں
میں تو ایسو رنگ اور نہیں دیکھی رے

دیس بدیس میں ڈھونڈ پھری ہوں
تورا رنگ من بھایو سراج الحق
تورا رنگ من بھایو شاہ عبد الحق
تورا رنگ من بھایو ریاض الحق

سجن ملاوڑا ، مورے گھر آیو
سجن ملاوڑا ، مورے گھر آیو
سراج الحق کا ملاوڑا ، مورے گھر آیو
عبد الحق کا ملاوڑا ، مورے گھر آیو
ریاض الحق کا ملاوڑا ، مورے گھر آیو

میں تو جب دیکھوں مورے سنگ ہے ری ماں
مورے خواجہ کے گھر رنگ ہے ری
آج رنگ ہے اے ماں رنگ ہے ری